الہام
از زینب سرور

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

الھام (افسانہ)

از : زینب سرور

" تمہیں معلوم ہے تم کتنے ضروری ہو میرے لئے ؟" وہ دونوں ہاتھ تھامے جا رہے تھے ۔تاروں سے بھرے آسماں کے سائے تلے،ریل کی پتھروں سے بھری پٹریوں پر۔ منزل کی پرواہ کئے بغیر وہ اپنا سبز آنچل لہراتی اس سے باتوں میں مگن بس چلتی جا رہی تھی۔

" آہ۔۔۔"اس نے سانس بھر کے ایک نظر اس بے پرواہ لڑکی کو دیکھا۔جو سردی کو بالائے طاق رکھے بے جا سوالوں جواب میں مشغول تھی۔بال پشت پر بکھرے ہوا سے

یوں لہراتے جیسے یہ آزاد ہوں۔ بالکل ویسے ہی جیسے وہ اپنے ملک کو ہر دور میں دیکھنا چاہتی تھی وہ جو اسکا عشق تھا۔۔۔پاکستان !

" یہ میں کیسے بتا سکتا ہوں کہ تم مجھے کتنا ضروری سمجھتی ہو۔" نظروں کی تپش خود پر محسوس کرتے اسے یاد آیا کہ ساتھ چلتی صنفِ نازک نے اپنے سوالوں کی پوٹلی میں سے ایک سوال اسے دوبارہ تمایا تھا۔

" ہاں ویسے تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔ خیر میں بتاتی ہوں ناں۔۔" وہ رک کر جبران کے کان پر جھکی۔" کہ تم میرے لئے کتنے ضروری ہو۔" جملہ مکمل کرتی وہ اس کا ہاتھ چھڑا کر ریل کی پٹڑی سے اتری تھی۔اور ساتھ میں پھیلی ہریالی میں چلتی چلی گئی۔

" ارے کہاں جارہی ہو؟الہام رکو!"اور الہام کی ہنسی اطراف میں یوں پھیلی جیسے فضا میں سُر گھول دیئے گئے ہوں۔جبکہ سفید رنگ کی قمیض پر پہناوہ سبز دوپٹہ ہوا کے دوش یوں اڑا تھا جیسے الہام اڑنا چاہتی تھی۔بے پرواہ و آزاد۔بس اڑنا چاہتی تھی۔

" یہاں نہیں آسمان پر بکھرے ان تاروں کو دیکھو۔"اسکو خود کی جانب ٹکٹکی باندھے دیکھا تو چہرہ آسمان کی جانب کرتے مسکرا کر کہنے لگی۔الہام کا حکم سرزد کرتے اس نے بھی اسکے ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے نگاہ اونچی کی۔

" مجھے یہ آسماں کا نظارہ بہت پسند ہے مگر تم اس سے بھی زیادہ ضروری ہو۔" نظریں اسکی جانب کیئے اس نے دھیمے سے سانس اندر کھینچی۔جبران کے مونچھوں تلے عنابی لب بے اختیار مسکرا دیئے۔

یہ پیڑ پھول دیکھ رہے ہو۔ میرا اثاثہ ہیں مگر تم ان سے بھی زیادہ ضروری ہو۔" اسکے ہاتھ سے چھوٹا سا پھول لیتے وہ نفی میں سر ہلا گیا۔

جیسے کہہ رہا ہو "الہام تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا"۔۔۔

"یہ اطراف میں پھیلی ٹھنڈی ہوائیں محسوس کر رہے ہو۔۔" اب وہ اسکے پیچھے کھڑی اپنے ساتھ ساتھ جبران کے ہاتھ میں فضا میں سیدھے کئے ہوئے تھی۔ جیسے ہوائیں محسوس کروانا چاہ رہی ہو۔

"یہ ہوائیں میری ساتھی ہیں مگر تم ان سے بھی زیادہ ضروری ہو اور یہ۔۔" واپس اسکے سامنے جاتی اب اسکا دائیاں ہاتھ اپنی نبض پر رکھوا چکی تھی۔ اب کی جبران نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تھا۔

"! آہ یہ بے پرواہ لڑکی "

ان چلتی سانسوں سے بھی زیادہ ضروری ہو گئے ہو تم۔"اسکی آنکھوں میں آنکھیں " ڈالے وہ کیا کہہ رہی تھی۔ کیا اسے خود بھی معلوم تھا؟ جبران نے مسکرا کے نظریں چرائیں ۔

ہائے اب یہاں اور کچھ دکھ نہیں رہا جس کو آگے رکھ کے تمہیں بتاؤں کہ جبران غزالی " الہام محمود کے لئے کتنے ضروری ہو گئے ہیں۔"بول کر اس نے معصوم سا چہرہ بنا کہ جبران کو دیکھا جو دھیرے سے ہنس دیا تھا۔

اور اپنے ملک کا کیا خیال ہے ؟اس سے بھی زیادہ ضروری ہے کیا یہ ناچیز محترمہ !"الہام " کے چہرے پہ چھائی مسکراہٹ لمحے میں غائب ہوئی تھی۔ جبران نے بھنویں اُچکائیں۔ تو اس نے نچلا لب دبا کر جیسے خود کو جواب دینے کے لئے تیار کیا تھا۔

جبران !"الہام نے سانس بھری۔اور دو قدم آگے ہوئی۔ "

ہم بولو۔"اسکی نظروں میں دیکھتے ہی وہ نظریں جھکا گئی۔وہی لڑکی جواب تک اس سے " نگاہیں نہ ہٹا رہی تھی۔

پاکستان سب سے پہلے ہے۔اُس سے پہلے تو میں بھی نہیں ہوں۔ عشق سب سے پہلے " ہوتا ہے۔سب سے پہلے !"اسکی ہنسی الہام نے نوٹ کی تھی۔اداسی تھی کیا اس میں؟ یا کچھ اور؟

ہاہاہا تم تو سنجیدہ ہی ہو گئیں۔ چلو واپس چلیں یہ راستہ ختم نہیں ہونا۔"الہام دھیرے " سے مسکرائی اور اسکا ہاتھ تھامے پلٹ گئی۔وہ شاید ٹھیک کہہ رہا ہے۔یہ راستہ واقع ختم نہ ہونا تھا۔کچھ راستے صرف تھکاتے ہی ہیں منزل تک نہیں پہنچاتے۔اسلئے کبھی کبھی واپس پلٹ جانا ہی بہتر ہوتا ہے۔وہ بھی پلٹ گئی تھی۔

تاروں سے بھرا آسماں آہستہ آہستہ تبدیل ہوتے ہوئے دھندلا گیا حتیٰ کہ منظر و دور بدل گیا۔آسمان پر اب کوئی تارے نہ تھے۔ہوا میں وہ شوخی نہ تھی فضاؤں میں وہ نازک قہقہے نہ تھے۔نہ تھی وہ ہوائیں نہ تھے وہ پھول و سبز سارے۔نہ ہی وہ بے پرواہ سی اڑتی ہوئی الہام۔

تم چاروں اطراف سے گھیرے جا چکے ہو۔اپنے چہرے سے کپڑا نیچے کرو۔"آج جو " الہام کھڑی بول رہی تھی وہ سالوں پہلی والی الہام بالکل نہ تھی۔نہ کپڑے نہ چہرہ۔کچھ پہلے جیسے تھا تو وہ اسکا وطن سے عشق تھا جو آج تکمیل تک پہنچنے والا تھا۔سامنے کھڑا شخص رکا اور پیچھے مڑا۔جسکی نگاہیں ہی کافی تھیں۔سب کچھ بتانے کے لیے۔

www.novelsclubb.com

الہام واپس آجاؤ وہاں خطرہ ہے تم وہاں تک نہیں جا سکتیں۔واپس آؤ یہ میرا آرڈر ہے۔ " "کان میں لگے آلے سے وہ آفیسر کی بپھری ہوئی آواز بخوبی سن سکتی تھی۔جب اس نے اپنے چہرے سے کپڑا ڈھلکا دیا۔آشنا سا چہرہ اسکے دل تک کو ہلا گیا۔دماغ ٹھیک کہتا تھا یہ دل

تھا جو بہکا تا تھا۔ سرخ و نم آنکھوں کے ساتھ اس پر نظرے جمائے اسکے ہاتھوں میں پکڑی گن اوپر ہوئی تھی۔

"الہام اگر تم ابھی کے ابھی واپس پیچھے نہ آئیں تو۔۔" کان میں لگا آلہ اس نے کھینچ کر دور پھینکا جس سے آفیسر کی آواز فسوں خیز خاموشی میں کھو گئی۔

"مار سکتی ہو تو مار دو آخر کو غدار ہوں تمہارے ملک کا۔" اس کے بالکل مقابل آتے جبران نے ایسے کہا جیسے اسکی محبت کو للکارا ہو۔الہام نے سانس بھرتے گن پر مزید مضبوطی جمائی۔

www.novelsclubb.com

"الہام محمود ملک کے لئے سوچے گی نہیں کر گزرے گی۔ مقابل جو بھی آجائے وہ موت کا حقدار ہوتا ہے۔ کیونکہ بات ملک کی ہے جس میں فیصلہ کرنے کی بھی کوئی گنجائش نہیں۔" گن پوائنٹ جبران کے سینے پر تھا۔اور اسکی انگلیاں ٹریگر پر۔

تم میری محبت ہو الہام۔اور میں تمہارے لئے کتنا ضروری ہوں ہیں ناں۔"آنسو ٹوٹ " کر اسکی آنکھ سے گرا تو جزبات سے لبریز ہوتے گن نیچے ڈھلکی۔تب ہی جبران کا قہقہ گونجا اور ایک زوردار فائر کی آواز آئی۔فضا میں سناٹا چھا گیا۔زمین پر پڑی الہام کے وجود سے بل بل خون بہنے لگا۔آنکھیں تواتر بھیگ رہی تھیں۔

تم سچ کہتی تھیں الہام محمود کے لئے جبران غزالی سب سے زیادہ ضروری ہے۔محبت " بہت بری چیز ہے محترمہ!"بول کر وہ گھوما ہی تھا۔الہام نے ہاتھ میں پکڑی گن سے نشانہ بنایا جو اسکے ہاتھ پر تھا۔ہاتھ میں وہ ایک ریموٹ پکڑے چل رہا تھا دور۔دھندلاتی آنکھوں سے اس نے فائر کیا جب جبران کی چیخ گونجی۔پہلی گولی نے ریموٹ اور دوسری نے جبران کو مار دیا تھا۔ایک اور فائر اور وہ زمین پر بالکل الہام کی طرح ڈھ گیا۔کچھ اس طرح کے چہرہ اسکی جانب ہی تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ۔۔کیا۔۔یہ کیا کر دیا۔۔الہام۔۔"اس کی آواز حلق میں رہ گئی جب الہام نے آخری " گولی چلائی اور بندوق ہاتھ سے چھوڑ دی۔اسکی جان نکل رہی تھی۔دل کے پاس لگی وہ گولیاں اب اسے چھلنی کر رہی تھیں مگر وہ اپنے ملک سے وفا کر چلی تھی۔اسکا وطن آج بھی اسکے لئے سب سے پہلے تھا۔سب سے پہلے۔۔

پاکستان زندہ باد۔۔"منہ سے نکلے آخری الفاظ کے ساتھ اسے ایک اور گولی لگی تھی " جب سامنے زمین پر گرے جبران کا منظر دھندلا گیا۔یہ نظارہ تاریخ ہو گیا جبکہ اسکے آگے کا سفر روشن !

❤ پاکستان زندہ باد_پاکستان پائندہ باد

www.novelsclubb.com

ختم شُد !